www.KitaboSunnat.com

پروفیسر خالد علوی شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی

رسولِ رحمت ﷺ

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہتر زندگی گزارنے کے لیے عقل و فکر اور فطری شعور بخشنے کے ساتھ ساتھ اس کے لیے خارجی رہنمائی کا بھی مکمل انتظام کیا ہے۔ اس نے انسانی رہنمائی کے لیے وقتاً فوقتاً ایسے منفرد انسان بھیجے جو اس کا پیغام بندوں تک پہنچاتے رہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ ہر قسم کے بگاڑ کی اصلاح ان کی ذمہ داری تھی۔ انسانوں کی کوئی بستی ایسے مقدس اشخاص سے محروم نہیں رہی۔ اور کوئی زمانہ ان نیک انسانوں سے خالی نہیں رہا۔ قرآن پاک میں ہے:

۱- وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ[1] — اور کوئی قوم نہیں مگر اس میں ڈرانے والا گزر چکا۔

۲- وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ[2] — اور ہر قوم کے لیے ایک راہ دکھانے والا ہے۔

انسان گمراہ ہوتا رہا۔ اور اس کی ہدایت کا انتظام بھی ہوتا رہا۔ وہ ذہنی، شعوری اور تمدنی طور پر جوں جوں ترقی کرتا رہا اس کے لیے طریق ہدایت و تبلیغ میں بھی فرق آتا رہا۔ تا آنکہ انسانیت شعور و احساس کی منزلیں طے کرتے کرتے ایک خاص مقام پر پہنچی۔ پختگی کے اس مقام پر اسے ایسی ہدایت کی ضرورت تھی کہ جامع اور کامل بھی ہو اور سہل اور واضح بھی۔ خالقِ کائنات نے اسی امر کے پیش نظر ہدایت کا آخری اور انوکھا انتظام فرمایا۔ جسے قرآن کہا جاتا ہے۔ اس قرآن کی تشریح و تعبیر اور احکامِ الٰہی کے نفاذ کے لیے ایسی شخصیت مبعوث کی جسے جامع کمالات بنایا۔ جس طرح یہ دین و ہدایت جامع اور مکمل تھی اسی طرح اس شخصیت کو بھی جامع و کامل بنایا۔ چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بنا کر بھیجا اس لیے آپ کی ذات میں سابقہ انبیاء کی خصوصیات جمع کرنے کے ساتھ کچھ ایسی انفرادی خصوصیات بھی عطا فرمائیں جو اور کسی نبی میں نہیں پائی گئیں۔ اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالات انبیاء بھی ہیں اور

[1] فاطر: ۲۴ [2] رعد: ۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام انبیاء میں منفرد تھی۔ آپؐ کی نبوت عالمی نبوت ہے اور آپؐ کا دین عالمگیر اور قیامت تک رہنے والا ہے۔ اس لیے اس انفرادیت کی خاص ضرورت تھی جسے اللہ تعالیٰ نے پورا فرمایا۔ مسلمانوں نے اپنے عظیم رہنما کے ساتھ عقیدت کے پیش نظر آپؐ کی تمام خصوصیات کو شمار کرنے اور تفصیل سے قلمبند کرنے کی سعی کی ہے۔ اس سلسلے میں قاضی عیاض کی "الشفاء" ابوسعید نیشاپوری کی "شرف المصطفیٰ" سیوطی کی "خصائص النبوت" اور شیخ عبدالحق کی "مدارج النبوۃ" خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ہمارے دور میں سید سلیمان ندوی اور مولانا مودودی نے بھی اختصار کے ساتھ خصائص مصطفیٰ بیان کیے ہیں۔ لیکن قاضی سلیمان منصورپوری نے تو اپنی مشہور تصنیف "رحمۃ للعالمین" کی جلد سوم کا پورا ایک حصہ اس کے لیے وقف کیا ہے۔ قاضی صاحب نے قرآنِ پاک کی رو سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چھبیس خصائص بیان کیے ہیں۔ احادیث میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ سید سلیمان ندوی فرماتے ہیں[1] کہ عقیدت کی وجہ سے بعض عام چیزوں کو بھی خصوصیت قرار دیا گیا ہے لیکن اگر ان کو نکال بھی دیا جائے تو بھی آپؐ کے بے شمار خصائص باقی رہتے ہیں۔

مولانا مودودی کے نزدیک آپؐ کی خصوصیات میں تکمیلِ دین، ختمِ نبوت، نسخ ادیانِ سابقہ، عالمگیریت یا دعوتِ عام شامل ہیں۔[2] سید سلیمان ندوی نے آپ کی خصوصیات کی دو قسمیں قرار دی ہیں۔[3]

۱۔ ذاتی خصائص۔

۲ نبوی خصائص

آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی خصوصیات کا ذکر فرمایا ہے۔ جسے بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے۔

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله	حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
عليه وسلم أعطيت خمسا لم	مجھے پانچ ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو
يعطهن أحد قبلي نصرت بالرعب	نہیں ملیں (۱) ابھی ایک ماہ کی مسافت ہو کہ دشمن پر
مسيرة شهر وجعلت لي الأرض مسجدا	میرا رعب طاری ہو جاتا ہے (۲) ساری زمین میرے لیے
وطهورا فأيما رجل من أمتي	مسجد اور پاکیزہ بنا دی گئی ہے جو جہاں چاہے نماز پڑھے
أدركته الصلوٰة فليصل وأحلت	(۳) غنیمت کا مال میرے لیے حلال کر دیا گیا جو پہلے کسی
لي الغنائم ولا تحل لأحد من قبلي	کے لیے حلال نہ تھا (۴) مجھے شفاعت کا حق دیا گیا ہے۔

[1] سیرۃ النبی ج ۳ ص ۱۲۱ [2] اسلامی اصول اور اس کے مبادی ص [3] سیرۃ النبی ج ۳ ص ۳۸۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واعطیت الشفاعۃ وکان النبی یبعث	دعا) پہلے نبی اپنی قوم کے لیے خاص ہوا کرتے
الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ[1]	تھے مگر میں ساری دنیا کے لیے نبی ہو کر
(متفق علیہ)	آیا ہوں۔

مسلم شریف کی ایک حدیث میں چھ چیزیں فرمائی گئی ہیں۔ سب روایات کو جمع کرنے سے مندرجہ ذیل امور حاصل ہوتے ہیں۔

۱۔ نصرت بالرعب۔

۲۔ روئے زمین کا مسجد و طاہر ہونا۔

۳۔ حلتِ غنائم۔

۴۔ عطائے منصب وشفاعت۔

۵۔ بعثتِ عامہ۔

۶۔ جوامع الکلم ہونا۔

۷۔ ختمِ نبوت۔

۸۔ خزائن الارض

رحمۃ للعالمین آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی سب خصوصیات اپنی جگہ مسلّم ہیں اور ان کا ہر پہلو بے نظیر اور بے مثال ہے۔ ہمارا مقصود ان سب خصوصیات کو بیان کرنا نہیں ہے۔ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جس پہلو کو آج زیرِ بحث لانا ہے وہ آپ کی ذات کا رحمت ہونا ہے۔ قرآن پاک نے آپ کی اس خصوصیت کا ذکر بڑی اہمیت کے ساتھ کیا ہے۔

ارشاد باری ہے:۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً	ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت
لِّلْعٰلَمِيْنَ[2]	بنا کر بھیجا ہے۔

آیت کی ترکیب پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی ذات رحمت ہی رحمت ہے۔ یعنی آپ کی بعثت سے رحمت کے سوا کچھ مقصود نہیں۔ آپ کو پوری کائنات کے لیے رحمت قرار دیا۔ قبل اس کے کہ ہم بیان کریں کہ آپ کس طرح رحمۃ للعالمین تھے یہ ضروری ہے کہ رحمت کے مفہوم کی توضیح کر دیں۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعلت لی الارض مسجداً و طهوراً جلد ۱ ص ۲۳۵۔ صحیح مسلم۔ کتاب الایمان۔ حدیث ۳۲۴

[2] الانبیاء: ۱۰۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمت کا مفہوم رحمت رَحِمَ یَرْحَمُ کا مصدر ہے جس کے معنی بخشش و مہربانی کے ہیں۔ امام راغب لکھتے ہیں کہ رحمت وہ رقت ہے جو مرحوم کی طرف (یعنی جس پر رحم کیا جائے) احسان کی مقتضی ہو۔ اور کبھی اس کا استعمال مجرد رقت کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے اور کبھی صرف احسان کے معنی میں جو رقت سے خالی ہو جیسے رحم اللہ فلانا جب اس کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو احسان مراد ہوگا اور جب بندے کی طرف ہو تو رقت مراد ہوگی۔ مولانا ابوالکلام آزاد ترجمان القرآن میں رحمت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "عربی میں رحمت عواطف کی ایسی رقت اور نرمی کو کہتے ہیں جس سے کسی دوسری ہستی کے لیے احسان اور شفقت ارادہ جوش میں آجائے۔ پس رحمت میں محبت، شفقت، فضل و احسان سب کا مفہوم داخل ہے۔ اور مجرد محبت، لطف اور فضل سے زیادہ وسیع اور حاوی ہے"[۲]

رقت کے اس مفہوم میں تو رحمت کے معنیٰ ہیں پیار، ترس، ہمدردی، غمگساری، محبت اور خیرخواہی سب شامل ہوں گے۔ عالم سے مراد ہر وجود پذیر شے کا ایک طبقہ ہے۔ اس طرح اس کائنات میں کئی عالم ہیں اور چونکہ آپؐ رحمۃ للعالمین ہیں اس لیے آپ کائنات کے ہر طبقہ کے لیے رحمت ہیں۔ رحمۃ للعالمینؐ وہ ذات ہے جسے کائنات کی ہر شے سے ہمدردی اور محبت ہے ہر ایک پر ترس کھاتی ہے اور ہر ایک کی غم گسار ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم رحمت ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمت ہونا دو اعتبار سے ہے۔

۱۔ ذاتی اعتبار سے۔
۲۔ نبوت کے اعتبار سے۔

ذاتی رحمتؐ آپؐ اپنی ذات کے اعتبار سے مجسم رحمت تھے۔ خالص انفرادی اور ذاتی معاملات میں بھی آپؐ کی یہ خصوصیت نمایاں رہی۔ مثلاً انسانیت سے ہمدردی اور دکھی اور مظلوم لوگوں کا خیال۔ یہ کیفیت آپ کے دل پر اس طرح راسخ تھی کہ آپؐ کسی لمحے بھی اس سے غافل نہ رہے۔ اعلانِ نبوت سے پہلے کی زندگی میں آپؐ کا محبوب مشغلہ ہی انسانیت کی ہمدردی خصوصاً مظلوم اور دکھی انسانوں کی ہمدردی تھی۔

جناب ابو طالب نے شاید اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

[۱] راغب: مفردات القرآن، رحمت ص ۳۴۲ [۲] ابوالکلام: ترجمان القرآن۔ جلد اول زیر آیت "الرحمٰن الرحیم" ص ۶۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وابیض یستسقی الغمام بوجهه
ثمال الیتامی عصمة للارامل[1]

آپؐ کی طبیعت کی رحیمی نے حرب الفجار سے خصوصی اثر لیا[2] اور اس سے مظلومیت کی حمایت کا احساس اور زیادہ مستحکم ہوا اور مکہ کی وہ انجمن جس کا مقصد مظلوموں کی حمایت تھا۔ آپؐ کی کوششوں سے اور زیادہ مضبوط ہو گئی۔[3] قدرت نے آپؐ کی ذات میں رحمت کی یہ خصوصیت راسخ کی تھی اور یہی ملکہ راسخہ آگے چل کر نبوت اور فرائضِ نبوت کی انجام دہی میں ممد ثابت ہوا۔ قرآنِ پاک نے اسے یوں بیان کیا۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ	سو اللہ کی رحمت سے تو ان کے لیے نرم ہے
وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ	اور اگر تو سخت کلام سخت دل ہوتا تو یہ تیرے
لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ[4]	ارد گرد سے بکھر جاتے۔

خالقِ کائنات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لقب سے نوازا۔ رحمت کی بنیادی خصوصیات کو آپؐ کے دل میں قائم کیا۔ اور اس کے بعد تربیت، ہدایت اور آگاہی سے اسے مستحکم کیا۔ کئی ایک مقامات میں جہاں نبیؐ کو فرمایا گیا کہ آپؐ رحمت کا یہ طریق کار اختیار کریں۔ مصائب و آلام میں صبر کریں۔ مشکلات کا بدلہ استقامت سے کریں۔ اور ایذا رسانی کے مقابلے میں عفو و درگزر سے کام لیں۔ ایک مقام پر طریق تبلیغ سمجھاتے ہوئے فرمایا:

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ	اپنے رب کے رستے کی طرف حکمت اور اچھے
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ	وعظ سے بلا اور ان کے ساتھ اس طریق پہ
بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ[5]	بحث کر جو نہایت عمدہ ہو۔

دوسری جگہ رحیمانہ طرزِ عمل یوں سکھایا گیا۔

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ	(بدی کو) بہت اچھے طریق سے دور کر، پھر
بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ	تو دیکھے گا کہ وہ شخص کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی
وَلِيٌّ حَمِيْمٌ[6]	ہے گویا وہ دل سوز دوست ہے۔

اس ودیعت اور تربیت کا اثر آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر کامل طور پر ظاہر تھا۔

---

[1] مسند احمد ج ۵ ص ۶۲ حدیث ۲، ۵۶ [2] ابن سعد ج ۱ ص ۱۲۶ [3] ابن سعد ج ۱ ص ۱۲۸
[4] آل عمران : ۱۵۹ [5] النحل : ۱۲۵ [6] حٰم السجدۃ : ۳۴۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طائف کے تبلیغی سفر میں جو سلوک آپؐ کے ساتھ ہوا ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے اور اس کے جواب میں رحمۃ للعالمین نے جو کچھ فرمایا وہ ہمارے لیے تو محض وعظ کی شیرینی کا باعث ہے مگر حقیقت میں یہ رحمۃ للعالمینی کا ظہور ہے۔ پتھر کھا کر اور گالیاں سن کر فرمایا:

اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔[1] اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے بلاشبہ وہ نہیں جانتے۔

یہ کہنا دراصل اس خصوصیت کا اثر ہے، جسے رحمت کہتے ہیں۔ رحمت کی یہ خصوصیت آپؐ کی پوری زندگی پر محیط ہے۔ مکی زندگی میں غلاموں کی آزادی[2] میں آپ کی کوشش اور مدنی زندگی میں رئیس المنافقین کے جنازے میں چلے جانا[3] اور اسے اپنا کرتہ پہنا دینا[4] مدینہ کے یہودیوں[5] اور نجران کے عیسائیوں کے ساتھ آپ کا حسنِ سلوک[6] نیز فتح مکہ کے موقع پر سنگ دل قریشیوں کو

"لا تثریب علیکم الیوم"[7] آج تم پر کوئی الزام نہیں۔

ماننا یا صفتِ رحمت ہی کا عملی اظہار ہے۔ آپ کی ذات رحمت ہے، آپ کا انفرادی طرزِ عمل رحمت ہے بلکہ آپؐ مجسم رحمت ہیں۔

رحمتِ نبوی

"رحمت للعالمینی" کا ظہور جس طرح آپؐ کی ذاتی زندگی میں ہوتا ہے اسی طرح اس پیغام اور تحریک میں بھی ہوتا ہے۔ جو اسلام کے نام سے شروع کی گئی۔ گویا یہ تحریک اور پیغام ایک رحمت ہے جو اس کائنات میں آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے متعارف ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یوں تو جملہ مخلوقِ خدا کے لیے رحمت ہیں لیکن بالخصوص آپؐ انسانوں کے لیے رحمت ہیں۔ کیونکہ یہ اشرف المخلوقات ہیں۔

احادیث وسیرت کی کتابوں میں وہ تفصیلات موجود ہیں، جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوانوں سے حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے۔ اور آدابِ زندگی میں یہ بات بتائی کہ کائنات کی ہر شے معروفِ تسبیح ہے۔ تمہیں اس خیال کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ ہم یہاں رحمت کے صرف اسی پہلو کا ذکر کریں گے جس کا تعلق انسانوں سے ہے۔ کیونکہ بات کو مختصر کرنا ہے ورنہ مضمون پھیل جائے گا۔ آنحضورؐ کی ذات کی طرح آپؐ کا پیغام انسانوں کے لیے خصوصی رحمت ہے۔ کیونکہ پیغامِ ربانی سے مسلسل انحراف اور خود ساختہ خداؤں کی بندگی نے عقل و فکر اور آزادی و آدمیت کی صحیح روح کو ختم کر

[1] ابن سعد جلد ۱ ص ۲۱۲ [2] ابن ہشام جلد ۱ ص ۳۲۳، ۳۴۳ [3] ابن ہشام جلد ۲ ص ۴۱۴ [4] بخاری باب الکسوۃ للاساری ص ۴۲۳ [5] بخاری جلد ۱ ص ۵۶۳ باب اتیان الیہود النبیؐ حین قدم المدینہ [6] ابن کثیر جلد ۲ ص ۶۰-۳۷۱ [7] ابن سعد جلد ۲ ص ۱۴۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا تھا۔ کہیں کہیں روشنی کی کرن دکھائی دیتی تھی لیکن وہ بھی اتنی مدھم کہ اس سے رہنمائی کا کام نہیں لیا جا سکتا تھا۔ مذہبی، معاشرتی، معاشی اور سیاسی لحاظ سے دھاندلی کا بازار گرم تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رحیمانہ طرزِ عمل سے ایک عظیم انقلاب بپا کیا اور انسان کو اس کے حقیقی مقام سے روشناس کرایا۔ صفت رحمت کی رحمۃ للعالمینی کا ظہور پوری انسانی زندگی کو محیط کرتا ہے۔ لیکن ہم سہولت کے لیے انسانی زندگی کو چار بڑے حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور پھر دیکھتے ہیں کہ ان حصوں میں آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور آپؐ کے پیغام کے کیا اثرات مرتب ہوئے۔ یہ چار حصے صرف تعارف کے لیے ہیں ورنہ آپؐ کو کسی ایک جگہ محدود کرنا درست نہیں۔ وہ چار حصے یہ ہیں۔

۱۔ مذہبی

۲۔ معاشرتی

۳۔ معاشی

۴۔ سیاسی

مذہبی زندگی مذہبی زندگی سے وہ امور مراد ہیں جو عبودیت اور پرستش سے تعلق رکھتے ہیں۔ انسانی زندگی کا یہ حصہ جس قدر اہم تھا اسی قدر مجروح تھا۔ شرک اور مذہبی جاگیرداری نے خود ساختہ شریعت کے ذریعے عوام کو مفلوج کر رکھا تھا۔ عقل و فکر کے استعمال پر قدغنیں تھیں۔ انسانی ذہن خرقِ عادت کی بازی گری سے آگے نہیں جا سکتا تھا۔ مذہبی خداؤں نے حلال و حرام کے اپنے پیمانوں سے انسانی زندگی کو بوجھل بنا دیا تھا۔ جہاں کہیں پیغامِ ربانی کی روشنی تھی اسے دور از کار تاویلات اور تحریفات سے تاریک تر کر دیا گیا تھا۔ انسان اسی تاریک ماحول میں آنکھ کھولتا اور تاریکی کے انہی دبیز پردوں کے اندر ابدی نیند سو جاتا۔ رحمتِ نبوی نے انسان کو اس تاریکی سے نجات دلانے کی سعی فرمائی۔ اس کے لیے آپؐ نے مندرجہ ذیل امور اختیار فرمائے۔

۱۔ دعوتِ فکر و تدبیر

۲۔ مذہبی خداؤں کی نفی

۳۔ خود ساختہ قوانین کی تردید

معجزات اور خرقِ عادات کے عادی انسان کو پہلی مرتبہ یہ بات سمجھائی کہ پختہ کردار اور درست سیرت سب سے بڑا معجزہ ہے۔ عقل و فکر کی قوتوں سے کام لے کر خود کو، اور خالقِ کائنات کی حکمتوں کو سمجھنا ہی سب سے بڑا کام ہے۔ قرآنِ پاک میں اس پہلو پر بڑے بلیغ انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے مثلاً

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا[۱]

کیا پھر قرآن میں تدبر نہیں کرتے اور اگر یہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت اختلاف پاتے۔

۲۔ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا[۲]

تو کیا قرآن پر غور نہیں کرتے، یا دلوں پہ ان کے تالے لگے ہوتے ہیں ....)

۳۔ يَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ[۳]

آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں فکر کرتے رہتے ہیں، ہمارے رب نے تو اسے بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

۴۔ وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ[۴]

اور یقیناً ہم نے بہت سے جنوں اور انسانوں کو دوزخ کے لیے پیدا کیا ہے۔ ان کے دل ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے نہیں۔ وہ چار پایوں کی طرح ہیں بلکہ زیادہ گمراہ) یہی بے خبر ہیں۔

ان آیات میں تفکر وتدبر کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ مومن کی صفت تفکر اور کافر کی محرومی کو واضح کیا گیا ہے ۔ معجزات کے جواب میں بڑا صاف انداز ہے کہ معجزہ پیام ہے طرزِ عمل اور زندگی ہے تم یوں ہی بھٹک رہے ہو۔

۱۔ وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ[۵]

اور کہتے ہیں اس پر اپنے رب کی طرف سے نشان کیوں نہ اتارے گئے، کہہ نشان صرف اللہ کے پاس ہیں اور میں صرف کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔

---

۱ النساء: ۸۲ ۲ محمد: ۲۴ ۳ آل عمران: ۱۹۱ ۴ الاعراف: ۱۷۹

۵ العنکبوت: ۵۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲- وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۔[1]

اور جنھوں نے کفر کیا کہتے ہیں اس پر اس کے رب کی طرف سے نشان کیوں نہیں اتار دیا جاتا۔

۳- وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا[2]

اور کہتے ہیں ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ تو ہمارے لیے اس زمین سے چشمہ بہا دے یا تیرا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو۔ پھر تو اس کے اندر خوب نہریں بہا نکالے۔ یا تو آسمان کو جیسا کہا کرتا ہے، ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر گرا دے یا تو اللہ اور فرشتوں کو سامنے لے آئے۔ یا تیرا سونے کا گھر ہو یا تو آسمان میں چڑھ جائے اور ہم تیرے چڑھنے کو بھی نہیں مانیں گے، جب تک کہ تو ہم پر کتاب نہ اتار دے جسے ہم پڑھ لیں۔ کہہ تیرا رب پاک ہے میں صرف ایک بشر رسول ہوں۔

اس دعوتِ فکر کے ساتھ شرک اور مذہبی خداؤں کی خدائی کی نفی اس انداز سے کی کہ انسان خدا سے تعلق قائم کرنے لگا۔ بھولی ہوئی خدائی تک پہنچنے کا جذبہ پھر تازہ ہوا۔ اور خدا سے باغی انسان اطاعتِ الٰہی سے سرشار ہو گیا۔ اس کے لیے بھی عقلی اور فکری انداز ملاحظہ فرمائیں:

۱- قُلْ لَّوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا ۔[3]

اگر ان دونوں میں اللہ کے سوائے کوئی اور معبود ہوتا تو دونوں بگڑ جاتے۔

۲- إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ[4]

وہ جنھیں تم اللہ کے سوائے پکارتے ہو ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے، گو وہ سب اس کے لیے اکٹھے ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو اسے چھڑا نہیں سکتے۔ طالب اور مطلوب (دونوں) کمزور رہیں۔

---

۱ الرعد: ۲۷ ۲ بنی اسرائیل: ۹۰-۹۳ ۳ انبیاء: ۲۲ ۴ الحج: ۷۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ[1]
انھوں نے اپنے عالموں اور راہبوں کو اللہ کے سوائے رب بنا لیا ہے۔

اس کے علاوہ خود ساختہ شریعت کی نفی کی جو رسومات مذہبی تقدس کے طور پر اختیار کی گئیں ان کی تردید بڑے زور سے کی گئی۔

۱۔ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ[2]
اللہ نے نہ کوئی بحیرہ بنایا ہے اور نہ صائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام لیکن جو کافر ہوئے وہ اللہ پر جھوٹ افترا کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر عقل سے کام نہیں لیتے۔

۲۔ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِى الْكُفْرِ[3]
مہینوں کا پیچھے کر دینا کفر کی ایک زیادتی ہے

۳۔ وَرَهْبَانِيَّةَ ِۨابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ[4]
اور رہبانیت انھوں نے خود نکالی ہم نے اسے ان پر لازم نہیں کیا، مگر اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے لیے نکالی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کو حرام و حلال اور جائز و ناجائز کے ان خود ساختہ قوانین سے نجات دلا کر فطری زندگی کی طرف رہنمائی کی۔ قرآن پاک نے اسی انداز سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف کرایا۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِىَّ الْاُمِّىَّ الَّذِىْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِى التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِىْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَ
اور جو رسول نبی امی کی پیروی کرتے ہیں، جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، وہ ان کو بھلی باتوں کا حکم دیتا اور ان کو بری باتوں سے روکتا اور ان کے لیے ستھری چیزیں حلال کرتا اور ان پر ناپاک چیزیں حرام کرتا اور ان سے ان کا بوجھ اتارتا ہے۔ اور وہ طوق بھی جو ان پر تھے۔ سو جو لوگ اس پر ایمان لائیں اور اس

[1] التوبۃ: ۳۱ [2] المائدۃ: ۱۰۳ [3] التوبۃ ۳۷ [4] الحدید: ۲۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؀[1]

کی تعظیم کریں اور اس کو مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی کامیاب ہوں گے۔

رحمتِ نبوی نے مذہبی زندگی کے باطل تصورات کو مٹایا۔ انسانوں کو اس بارِگراں سے نجات دلائی۔ جو از خود انھوں نے اٹھایا تھا۔ یا انھیں اٹھوایا گیا تھا۔ یہودیت، مسیحیت اور مشرکانہ مذاہب کے پھیلائے ہوئے جال سے انسان کو نجات دلانے کی سعی فرمائی اور یہ رحمت کا سب سے بڑا ظہور تھا۔

معاشرتی زندگی

معاشرتی زندگی کا حال مذہبی زندگی سے کچھ اچھا نہ تھا۔ نسلی امتیاز، غلامی و آقائی عورت کی زبوں حالی اور غلط معاشرتی رسوم، معاشرتی زندگی کے وہ تاریک پہلو ہیں جن کے تصور سے روح کانپ اٹھتی ہے۔ رحمتِ نبوی نے نسلی امتیاز کے پردے کو چاک کیا اور سب انسانوں کو برابری کا درجہ دیا۔ مساواتِ نسلِ انسانی کا درس دیا۔ رنگ و خون اور وطن کی بنیادوں پر ہر قسم کے جاہلی امتیازات کو ختم کیا۔ غلاموں کو اپنے ساتھ بٹھایا۔ ان کی آزادی کا انتظام کیا بلکہ ان کی آزادی کو مذہبی وجوب اور اخلاقی عظمت کی دلیل قرار دیا۔ ان سے حسنِ سلوک، اور ان کی اچھی تربیت کو ذریعۂ نجات قرار دیا۔ عورت کو ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کی حیثیت سے بلند مقام دیا۔ اس کے حقوق کا تعین کیا اور ان کا تحفظ کیا۔ حیا، عفت اور غیرت کو دین کی بنیادی قدریں بتایا اور معاشرے میں اس کی ترویج و اشاعت پر زور دیا۔ قتلِ اولاد اور دیگر غلط معاشرتی رسوم کا قلع قمع کیا اور اس کی جگہ پر فطری اور صالح نظامِ معاشرت جاری کیا جس میں حسنِ ظنی، تعاون، ہمدردی اور مساوات کا دور دورہ تھا۔ قرآن و سنت کی مندرجہ ذیل نصوص سے ان امور پر روشنی پڑتی ہے۔ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ہے کہ آپؐ نے انسانیت کو وحدتِ نسلِ انسانی کا احساس دلایا۔

۱۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؀[2]

اور یقیناً ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی اور ہم نے ان کو خشکی اور تری میں سواری دی اور ان کو اچھی چیزوں سے رزق دیا۔

۲۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ؀[3]

یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت پر پیدا کیا۔

۳۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ

اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو

[1] الاعراف: ۱۵۷ [2] بنی اسرائیل: ۷۰ [3] التین: ۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ [1]

جس نے تم کو ایک ہی اصل سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں اور اللہ کے (حقوق) کی جس کے ذریعے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رحموں کی نگہداشت کرو۔

۴۔ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ [2]

اور تمہاری شاخیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱۔ یا معشر قریش ان اللہ قد اذهب عنکم نخوة الجاهلیة وتعظیمها بالآباء۔ الناس من آدم وآدم من تراب [3]

اے گروہ قریش! اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کے غرور اور آباء پر فخر کرنے کو دور کر دیا ہے لوگ آدم سے ہیں اور آدم مٹی سے تھے

۲۔ لا فضل لعربی علی اعجمی ولا لاسود علی احمر الا بالتقوی [4]

کسی عربی کو عجمی پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ سے۔

نسلی و لسانی امتیازات کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ ان مظالم اور ناروا تفریقات کو بھی ختم کر دیا جو طبقۂ نسواں کے سلسلہ میں انسانوں نے روا رکھا تھا۔ آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر خصوصی طور پر عورتوں کے حقوق کا ذکر کیا۔ عورتوں کے ضمن میں چند ایک ارشادات یہ ہیں:

۱۔ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ [5]

اور ان کے لیے پسندیدہ طور پر (حقوق) ہیں جیسے ان پر (حقوق) ہیں۔

۲۔ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَ

مردوں کا حصہ ہے جو وہ کمائیں اور عورتوں

[1] النساء: ۱ [2] الحجرات: ۱۳ [3] ابن ہشام جلد ۴ ص ۴۵
[4] مسند احمد جلد ۵ ص ۴۱۱ [5] البقرۃ: ۲۲۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ [۱]
کا حصہ ہے جو وہ کمائیں۔

۳۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ [۲]
جو کوئی اچھا کام کرتا ہے مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہے ہم یقیناً اسے ایک پاک زندگی میں زندہ رکھیں گے اور ہم انہیں بہترین اعمال کا جو وہ کرتے ہیں اجر دیں گے۔

احادیث

۱۔ فاتقوا الله فی النساء [۳]
عورتوں کے سلسلہ میں اللہ سے ڈرو

۲۔ النساء شقائق الرجال [۴]
عورتیں مردوں کی نظیر ومثیل ہیں

۳۔ عن عبد الله بن عمر قال کنا نتقی الکلام والانبساط الی النساء عرنا علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم ان ینزل فینا شیئ فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم تکلمنا وانبسطنا [۵]
حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبیؐ کے عہد میں اپنی عورتوں سے کھلی باتیں کرتے ہوئے ڈرتے تھے، اس اندیشے کے پیش نظر کہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم نازل نہ ہو جائے۔ جب رسول اللہؐ کا انتقال ہوا تو ہم جی کھول کر باتیں کرنے لگے۔

۴۔ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم حبب الی من الدنیا النساء والطیب وجعلت قرة عینی فی الصلوٰة [۶]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں سے مجھے عورتیں اور خوشبو عزیز ہیں اور نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

عورت کے حقوق کا تحفظ، اس کی صحیح تربیت اور اس کے صحیح معاشرتی مقام کے لیے نبی رحمتؐ نے خصوصی انتظام فرمایا۔ اسلام سے پہلے کی جاہلیت اور دورِ جدید کی جاہلیت میں عورت کو جس طرح حرص و ہوا کا نشانہ بنایا گیا وہ بالکل واضح ہے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمۃ للعالمینی ہے کہ آپؐ نے عظمتِ انسان

---

۱ النساء: ۳۲　۲ النحل: ۹۷　۳ البیان والتبیین جلد ۱ ص ۳۴۔

۴　۵ بخاری: کتاب النکاح باب الوصاۃ بالنساء ج ۳ ص ۱۸۳

ابن ماجہ باب ذکر وفات النبی صلعم ودفنہ ج ۱ ص ۵۲۳　۶ النسائی: کتاب عشرۃ النساء باب حب النساء ج ۷ ص ۶۲ مع شرح سیوطی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کرتے ہوئے عورت کو انسانیت کا ایک لازمی حصہ قرار دیا۔ نکاح وطلاق کے قوانین کی اصلاح فرما کر آپ نے عورت کو ظلم وستم سے نجات دلائی۔ اس کے لیے دائرۂ عمل متعین فرمایا تاکہ اس کا تحفظ ہو سکے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

المرأة داعية على أهل بيتها وهي مسئولة[1]	عورت اپنے اہل بیت کی نگران ہے اور اس کے لیے جوابدہ ہے۔

اسلام میں پہلی مرتبہ عورت نے بحیثیت ماں، بیٹی، بیوی اور بہن کے اپنا صحیح مقام حاصل کیا۔

انسانی معاشرت کے سکون کو برباد کرنے کے لیے چند ایسے امور راہ پا گئے تھے جنھوں نے اجتماعی زندگی کو بھی مستحکم نہ ہونے دیا اور آج بھی انسانی معاشرت انہی سے پریشان ہے۔ ان میں باہمی بے اعتمادی و منافرت اور دوسرے احساسِ ہمدردی و ایثار کی کمی ہے۔ آپ نے دو امور کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ کبائر، بدگمانی، تجسس، حسد وبغض، ناجائز حمایت، غیبت اور جھوٹی گواہی وغیرہ سے منع فرمایا۔

۱۔ عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اجتنبوا السبع الموبقات قالوا یا رسول الله صلعم ما هن قال الشرك بالله والسحر وقتل النفس التی حرم الله الا بالحق واکل الربا واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المومنات الغافلات[2]	حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: سات ہلاک کر دینے والی باتوں سے بچو۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون سی باتیں ہیں فرمایا کہ کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا، جادو کرنا اس جان کو مار ڈالنا جس کو مار ڈالنا خدا نے حرام قرار دیا ہو سوائے حق شرعی کے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی کے روز پشت دکھانا، پاک دامن مومن اور بے خبر عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔
۲۔ عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تجسسوا ولا تحسسوا ولا تناجشوا ولا	ابوہریرہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا بدگمانی سے بچ کر رہو۔ کیونکہ بدگمانی سب سے بڑھ کر جھوٹ بات ہے اور نہ کسی کی رازجوئی کرو اور نہ کسی کی جاسوسی کرو اور نہ قیمت بڑھانے کی بولی دو اور نہ ایک

---

[1] صحیح بخاری، کتاب النکاح باب ۸۰ مشکوٰۃ کتاب الامارۃ ص ۳۲۱ [2] مشکوٰۃ کتاب الایمان باب الکبائر ص ۱۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا۔[1]
دوسرے سے بغض رکھو اور نہ باہم روگردانی کرو اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ۔

۳۔ عن اوس بن شرحبیل انہ سمع رسول اللہ صلعم یقول من مشٰی مع ظالم لیقویہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام۔[2]
اوس بن شرحبیل سے روایت ہے) انھوں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا جس نے ظالم کے ساتھ اس کی تقویت کی خاطر قدم اٹھایا اور وہ اسے جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے نکل گیا۔

معاشرتی زندگی کا ایک اور اہم اصول

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔[3]
نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی میں باہم کسی کی مدد نہ کرو۔

ہمدردی اور ایثار ہمدردی و خیرخواہی اور ایثار و قربانی کا جذبہ دراصل انسانی بے غرضی اور بے لوثی کی دلیل ہے۔ حدیث کی کتابوں میں "الحب فی اللہ" کے عنوان سے یک مستقل باب ہے۔ اس جذبہ کے بغیر معاشرہ، معاشرہ نہیں ایک بھیڑ ہے۔ آپ نے فرمایا۔

۱۔ عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلعم من احب للہ و ابغض للہ و اعطی للہ و منع للہ فقد استکمل الایمان۔[4]
حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص نے محبت کی خدا کے واسطے اور بغض رکھا خدا کے واسطے اور (کسی کو کچھ) دیا خدا کے واسطے اور منع کیا خدا کے واسطے۔ اس نے اپنے دین کو کامل کر لیا۔

۲۔ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلعم افضل الاعمال الحب فی اللہ و البغض للہ۔[5]
حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا خدا کے لیے محبت کرنا اور خدا کی راہ میں بغض رکھنا بہترین اعمال میں سے ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ کتاب الآداب باب ما ینھی عنہ من التھاجر و التقاطع ص۴۲۷ [2] ایضاً باب الظلم [3] المائدۃ : ۲ [4] مشکوٰۃ۔ کتاب الایمان ص۱۴ [5] ایضاً

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔	حضرت انسؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی بندہ اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ (بھلائی) نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے۔

ان کے علاوہ بعض اہم اصول مثلاً احساسِ ذمہ داری، نظافت وطہارت، امر بالمعروف ونہی عن المنکر، اخوت اور مساوات نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔

معاشی زندگی

جاہلیت کی معاشرتی زندگی کی طبقاتی تقسیم نے معاشی جدوجہد کو بھی متاثر کیا تھا۔ لوٹ کھسوٹ اور بدنظمی معاشی زندگی کی خصوصیت تھی۔ سرمایہ دار طبقہ نے سُود جیسی لعنت مسلط کر رکھی تھی۔ جس سے غریب کا خون نچڑ رہا تھا۔ معاشرتی زندگی کی برائی شراب نے جوئے کے ساتھ مل کر معاشی جدوجہد کو مفلوج کر کے رکھ دیا تھا۔ ذرائع آمدنی پر مخصوص لوگوں کا قبضہ تھا۔ طریق صرف میں کسی اخلاقی اصول کا لحاظ نہیں رکھا جاتا تھا۔ اور ہر معاشی جدوجہد خود غرضی اور سنگدلی پر مبنی تھی۔

رحمۃ للعالمین نے اس میدان میں بھی انسانیت کے لیے بہترین اصول اور طرزِ عمل عطا کیا۔ سُود کو ختم کیا اور سب سے پہلے اپنے چچا کے سود کو باطل قرار دیا[1]۔ آئندہ کے لیے سُودی کاروبار کرنے والوں کو اللہ اور اس کے رسُول کا باغی قرار دیا۔ بیع وشرائع کے تمام باطل طریقے ختم کیے[2]۔ اور رزقِ حلال کی دعوت دی۔ جوئے اور شراب کو بند کیا اور اس کے ذریعے پیدا ہونے والی فضول خرچی کو شیطانی فعل سے تعبیر کیا۔ اقتصاد اور اعتدال کو معاشی زندگی کی روح قرار دیا۔ تمام غیر اخلاقی اور ظالمانہ طریقے بند کیے۔ تاکہ انسانوں کا کوئی طبقہ بھی ظلم کا شکار نہ ہو۔ رحمتِ نبوی نے مظلوم انسانیت کو سہارا دیا۔ قرآن و سنت نے آپ کا رحیمانہ طرزِ عمل بیان کیا۔ شراب اور جوئے کے بارے میں فرمایا۔

۱۔ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ	تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ ان دونوں میں بڑی برائی ہے اور

[1] نضرۃ النور شرح مختارات الاحادیث ج ۲ ص ۴۹ حدیث ۱۵۰ [2] ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۵۱

[3] بخاری ۔ کتاب البیوع

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا [1]

لوگوں کے لیے فائدے بھی ہیں اور ان کی برائی ان کے فائدے سے بڑھ کر ہے۔

۲۔ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ [2]

شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک کام صرف شیطان کے عمل سے ہیں۔ سو اس سے بچو۔

۳۔ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ [3]

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے

۴۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ [4]

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ کرو اور جو کچھ سود سے باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو۔ پھر اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی کے لیے خبردار ہو جاؤ۔

۵۔ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ [5]

اور اپنے مالوں کو آپس میں ناجائز طور پر نہ کھاؤ اور نہ ان کے ذریعے حاکموں تک پہنچو، تاکہ لوگوں کے مال کا ایک حصہ گناہ کے ساتھ کھا جاؤ۔

۶۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا [6]

مال اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکر گزار ہے۔

۷۔ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا [7]

اور اپنے ہاتھ کو اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے حد سے زیادہ کھول ورنہ تو ملامت کیا ہوا درماندہ ہو کر بیٹھ رہے گا۔

احادیث

عن جابر قال لعن رسول اللہ

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے

---

[1] البقرۃ: ۲۱۹ [2] المائدۃ: ۹۰ [3] البقرۃ ۲۷۶ [4] البقرۃ: ۲۷۸
[5] البقرۃ: ۱۸۸ [6] بنی اسرائیل: ۲۷ [7] بنی اسرائیل: ۲۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربوا وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ وقال ھم سواء[1]

سودخوار، سود دینے والے، سودی دستاویز لکھنے والے اور گواہی دینے والوں پر لعنت کی ہے اور فرمایا کہ خدا کی پھٹکار میں یہ سب برابر ہیں۔

۲۔ عن فضالۃ بن عبید انہ قال کل قرض جر منفعۃ فھو وجہ من وجوہ الربوا[2]

فضالہ بن عبیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کا ارشاد ہے کہ جو قرض بھی نفع کھینچتا ہے وہ سود ہی کے اقسام میں سے ہے۔

آپ نے معاشی زندگی کے استحکام کی خاطر چند زریں اصول دیئے۔ ان کو اپنانے سے وہ تمام ناہمواریاں ختم ہو جاتی ہیں جو انسانوں کے ظالمانہ نظاموں نے پیدا کر رکھی ہیں۔

۱۔ معاشی جدوجہد کی پاکیزگی

آپ نے معاشی جدوجہد کو پاکیزہ بنایا اور تمام ناجائز ذرائع کو خارج کر دیا۔ اسی طرح ہوسِ زر اور حبِ مال کی مذمت کی۔ اور مال کو جمع کرنے کی ممانعت کر دی۔ ارشادِ خداوندی ہے:

۱۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًا[3]

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنے مالوں کو آپس میں ناحق مت کھاؤ سوائے اس کے کہ تمہاری باہمی رضامندی سے تجارت ہو اور اپنے لوگوں کو قتل نہ کرو۔ بیشک اللہ تم پر رحم کرنے والا ہے اور جو شخص حد سے نکل کر اور ظلم سے ایسا کرے گا ہم اسے آگ میں داخل کریں گے۔

۲۔ وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ[4]

اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو ان کو دردناک عذاب کی خبر دے۔

[1] صحیح مسلم جلد ۲ ص ۵۰ کتاب البیوع باب لعن آکل الربا و موکلہ [2] بیہقی کتاب البیوع ج ۵ ص ۳۵۰

[3] النساء: ۲۹، ۳۰ [4] التوبۃ: ۳۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ [1]

”وہ لوگ جو اس میں بخل کرتے ہیں، جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا ہے یہ خیال نہ کریں کہ یہ ان کے لیے اچھا ہے بلکہ وہ ان کے لیے بُرا ہے۔“

احادیث:

۱۔ عن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ [2]

عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا ”حلال معیشت کا طلب کرنا اللہ کے فریضۂ عبادت کے بعد سب سے بڑا فریضہ ہے۔“

۲۔ عن ابی بکر ان رسول اللہ صلعم قال لا یدخل الجنۃ جسد غذی بالحرام [3]

حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس بدن نے مالِ حرام سے پرورش حاصل کی ہو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

۳۔ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشتریٰ ثوبا بعشرۃ دراھم وفیہ درھم حرام لم یقبل اللہ صلوتہ ما دام علیہ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جو شخص (مثلاً) ایک کپڑا دس درہم میں خریدے اور ان میں ایک درم حرام مال ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں کرے گا جب تک وہ کپڑا اس کے جسم پر ہو۔

۴۔ عن ابی ھریرۃ .... ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یا رب یا رب ومطعمہ حرام ومشربہ حرام وملبسہ حرام وغذی بالحرام فانّی

ابوہریرہؓ سے روایت ہے...... پھر آپؐ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے پراگندہ بال اور غبار آلودہ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے اے پروردگار (یہ دے اور وہ دے) حالانکہ اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور حرام میں پرورش کیا گیا، پھر کیونکر

[1] آلِ عمران: ۱۸۰ [2] مشکوٰۃ کتاب البیوع ص۲۴۲ [3] ایضاً [4] ایضاً

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یستجاب لـن لك [1] ۔۔۔ اس کی دعا قبول کی جائے۔

۲۔ فلاحِ عامہ کا احساس

معاشی جدوجہد میں تمام افرادِ معاشرہ یکساں صلاحیت نہیں رکھتے۔ فطری، حادثاتی اور طبقاتی معذوریوں کے پیشِ نظر ہر آدمی مطلوبہ نتائج نہیں پیدا کر سکتا۔ رسول اللہ صلعم نے ایک ایسا معاشی نظم تجویز فرمایا جو ان مزاحمتوں کا علاج مہیا کرتا ہے اور تمام افراد کے لیے معاشی سہولتوں کی راہ کھول دیتا ہے۔ اس کے لیے آپؐ نے کچھ امور تجویز فرمائے۔ مثلاً زکوٰۃ انفاق اور وراثت وغیرہ اس طرح آپؐ نے دو مقاصد حاصل کیے۔ ایک یہ کہ دولت ایک جگہ پر متمرکز نہ ہونے پائے اور دوسرا یہ کہ کوئی فرد محروم المعیشت نہ رہے۔ اس سلسلہ میں چند نصوص ملاحظہ ہوں :-

۱۔ أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ [2] ۔۔۔ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔

۲۔ عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معاذا الى اليمن، فقال: انك تاتى قوما اهل كتاب، فادعهم الى شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله قد فرض عليهم خمس صلوة فى اليوم والليلة فانهم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله قد فرض عليهم صدقة توخذ من اغنيائهم فترد على فقرائهم فان هم اطاعوا لذلك فاياك وكرائم اموالهم واتق دعوة المظلوم فانه ليس بينها وبين الله حجاب [3]

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے معاذ کو یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا تو فرمایا کہ تو ایک ایسی قوم کی طرف جا رہا ہے جو اہلِ کتاب ہے۔ پس تو ان کو اس امر کی شہادت کی طرف بلا کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ خدا تعالیٰ کے رسول ہیں اگر وہ اس کو مان لیں یعنی اسلام قبول کر لیں تو ان کو بتلا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں رات اور دن میں۔ اگر وہ اس کو قبول کر لیں تو پھر ان کو بتلا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو دولتمندوں سے لی جائے گی اور غرباء پر تقسیم کی جائے گی اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو پھر ان کا بہترین مال نہ لے۔ (زکوٰۃ وصول کرنے میں) مظلوم کی دعا سے اپنے آپ کو بچا اس لیے کہ مظلوم کی دعا اور خدا تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔

[1] [illegible] [2] البقرۃ : ۴۳ [3] مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ جلد ۱ ص ۵۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ [1]

اور وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں تو آپ فرما دیں کہ جو کچھ (حاجت سے) بڑھ کر ہے۔

۴۔ وَفِيْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ [2]

اور ان کے مالوں میں سوالی اور نہ مانگنے والے محتاج کا حق تھا۔

۵۔ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا [3]

شیطان تم کو تنگ دستی سے ڈراتا ہے اور تمہیں بخل کا حکم دیتا ہے اور اللہ تمہیں اپنی طرف سے مغفرت اور فضل کا وعدہ دیتا ہے۔

۶۔ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ [4]

اور اس سے جو ہم نے انہیں دیا چھپ کر اور ظاہر خرچ کرتے ہیں۔ وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو تباہ نہیں ہوگی تاکہ وہ انہیں ان کے اجر پورے دے اور اپنے فضل سے بڑھ کر دے۔

۷۔ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا [5]

ان کے مالوں سے زکوٰۃ لے تاکہ اس سے تو انہیں پاک اور صاف کرے۔

۸۔ عن ابی هريرة قال رسول الله صلعم من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب ولا يقبل الله الا الطيب فان الله يتقبلها بيمينه، ثم يربيها لصاحبها كما يربي احدكم فلوه حتى تكون مثل الجبل [6]

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص پاک کمائی سے کھجور کے برابر خیرات کرے اور خدا پاک حلال ہی کو قبول کرتا ہے سو وہ اسے داہنے ہاتھ سے قبول کرتا ہے اور پھر پالتا بڑھاتا ہے خیرات کرنے والے کے لیے جس طرح کوئی اپنے بچھیرے کو پالتا ہے حتیٰ کہ وہ پہاڑ کی مانند ہو جائے۔

۹۔ عن انس قال قال رسول الله صلعم ما من مسلم يغرس غرسًا

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی مسلمان درخت لگائے یا کھیتی بوئے اور

---

[1] البقرۃ : ۲۱۹ [2] الذاریات : ۱۹ [3] البقرۃ : ۲۶۸ [4] فاطر ۲۹ : ۳۰

[5] التوبۃ : ۱۰۲ [6] مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ باب فضل الصدقۃ جلد ۱ ص۵۹۴

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لو یزرع زرعاً فیاکل منہ انسان او طیر او بھیمۃ الا کانت لہ صدقۃ۔[۱]

اس میں سے انسان، پرند اور چرند کھائیں تو یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔

اس حدیث کے الفاظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے صرف انسانوں کا نہیں پرندوں کا بھی خیال فرمایا۔

۳۔ اقتصاد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گردش زر کے عمدہ اصولوں کے ساتھ دولت کے بارے میں ایک نقطۂ نظر دیا۔ اسراف اور بخل کے درمیان اعتدال کی راہ سکھائی۔ قرآن پاک میں ہے:

۱۔ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا[۲]

اور اپنے ہاتھ کو اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھو اور نہ اسے حد سے زیادہ کھول ورنہ تو ملامت کیا ہوا درماندہ ہو کر بیٹھ رہے گا۔

۲۔ وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا[۳]

اور وہ جو جب خرچ کرتے ہیں نہ بیجا خرچ کرتے ہیں اور نہ (موقع پر) تنگی کرتے ہیں اور (ان کا خرچ) ان دو حالتوں کے درمیان اعتدال پر ہے۔

۳۔ وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا[۴]

اور قرابت کو اس کا حق دے اور مسکین کو اور مسافر کو (بھی) اور بیجا خرچ کر کے (مال کو) نہ اڑاؤ۔ مال اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکر گزار ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معیشت میں میانہ روی کو پسند فرمایا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

الاقتصاد نصف المعیشۃ۔[۵]

حضرت کعبؓ بن مالک کہتے ہیں جب میں نے اپنے کل مال کو صدقہ کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسک علیک بعض

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے مال میں سے کچھ بچا لو یہ تمہارے حق میں بہتر رہے گا۔ تب میں نے

[۱] مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ باب فضل الصدقۃ ص ۱۶۵ [۲] بنی اسرائیل : ۲۹ [۳] الفرقان : ۶۷

[۴] بنی اسرائیل : ۲۶-۲۷ [۵] کنز العمال عن ابن عمر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالك فهو خيبر قلت امسك عرض کیا کہ خیبر کی زمین میں جو میرا حصہ ہے وہ
سہمی الذی بخیبر؎ میں نے بچا لیا ہے۔

ان اصلاحات کے ساتھ ساتھ قرضِ حسنہ اور ہمدردی و ایثار کے اصول عملی طور پر جاری کیے۔ جس سے معاشرہ معاشی طور پر خود کفیل ہو گیا۔ بلکہ ہر شخص عزتِ نفس کا پاس کرنے لگا اور اپنے اپنے حقوق کے ساتھ دوسروں کے حقوق کا تحفظ کرنے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ معاشی میدان میں بددیانتی، رشوت، لوٹ کھسوٹ اور فریب دہی کی لعنتیں ختم ہو گئیں اسی طرح معاشی جد وجہد کو خالص اخلاقی بنیادوں پر استوار کیا تاکہ کوئی انسان خود غرضی کا شکار ہو کر ابنائے جنس پر ظلم نہ کرے۔

سیاسی زندگی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ انسان نے سب سے زیادہ ظلم اس وقت کیا ہے جب اسے سیاسی اقتدار ملا ہے۔ سیاسی اقتدار کے شر سے انسانوں کو تو متاثر ہونا ہی ہے، زمین، فضا، حیوانات، نباتات اور جمادات تک بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ایک انسان جب دوسرے انسان کا گلا کاٹتا ہے فصلیں تباہ کرتا ہے۔ پانی میں زہر ملاتا ہے۔ زمین کو تہ و بالا کرتا ہے اور فضا کو مکدر کرتا ہے تو پوری کائنات اس سے پناہ مانگتی ہے۔ انسان کی مذہبی خدائی بھی بڑی خطرناک ہے۔ لیکن اس سے کہیں زیادہ خطرناک انسان کی سیاسی خدائی ہے۔ انسانیت کے سیاسی خداؤں کی فہرست بڑی طویل اور دلچسپ ہے لیکن ایک پہلوان سب میں مشترک ہے کہ وہ اپنی ذات کے تحفظ میں ہر ظلم، ہر زیادتی اور ہر خرابی کو صحیح سمجھتا ہے۔ عام انسان ان کے بندھنوں میں جکڑے ہوتے ہیں۔

مظلوم انسانوں کا وجود ان کی نظرِ التفات کا مرہونِ منت ہوتا ہے۔ حاکم و محکوم کی اس تقسیم نے ظلم و جور کے وہ کارنامے دکھائے ہیں کہ آدمی اس کا تصور نہیں کر سکتا۔ معاہدات، بددیانتی، کمزور پر دراز دستی اور صلح و امن کی خلاف ورزی کی داستان اتنی ہی طویل ہے جتنی انسان کی تاریخ۔ انسان نے سیاسی استحکام و تسلط کی جتنی صورتیں تصنیف کی ہیں۔ ظلم و جور کو بڑھانے والی ہی ثابت ہوئی ہیں۔ عام انسانیت کو اس سے کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچا۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پہلو پر بھی توجہ فرمائی اور اصلاح و انقلاب سے اسے نیا رنگ دیا۔ انبیاء میں غالباً آپؐ ہی ایک تنہا شخصیت ہیں۔ جنھوں نے سیاسی انصاف و استحکام میں نمایاں کام سرانجام دیے۔ موسیٰؑ، داؤدؑ اور سلیمانؑ کی شخصیتیں بے شک اہم ہیں لیکن ان کا کام بھی اس نہج اور اس سطح کا نہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ آپؐ نے سیاسی زندگی میں

؎ بخاری باب الصدقات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصولوں کا نیا رنگ بھرا ان میں چند ایک یہ ہیں :

۱۔ حاکمیتِ خداوندی آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا کہ حاکم و محکوم کی تفریق غلط ہے۔ حاکم صرف اللہ کی ذات ہے اور انسان اس کا انتظامی نائب ہے۔ لہٰذا کسی انسان کو یہ حق نہیں کہ وہ دوسرے انسانوں کو محکوم بنا کر اپنا بندہ بنائے وہ مالک نہیں منتظم ہے۔ اسے خود بھی معصیتِ خداوندی سے اجتناب کرنا چاہیے اور دوسروں کو بھی معصیتِ الٰہی میں اپنی اطاعت نہیں کرانی چاہیے۔ کتاب و سنت میں اس کی وضاحت یوں کی گئی ہے :

۱۔ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ [۱]	حکم صرف اللہ کا ہے۔
۲۔ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ [۲]	ملک کا مالک تو جسے چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک لے لیتا ہے
۳۔ قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ [۳]	کہہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے۔
۴۔ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ [۴]	سو پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے۔
۵۔ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِيْرِ [۵]	پس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے (جو) بلند (اور) بڑا (ہے)
۶۔ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ [۶]	سن لو کہ حکم اسی کا ہے۔

احادیث :

۱۔ لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق [۷]	خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں۔
۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من امتی ولی من امر الناس شیئا لم یحفظهم بما حفظ به نفسه واهله الا لم	حضور کا ارشاد ہے، میری امت میں کا جو شخص لوگوں کے معاملات میں سے کسی امر کا والی بنا پھر اس نے لوگوں کو ان امور سے نہ بچایا جن سے اپنے آپ کی حفاظت کرتا

[۱] یوسف : ۶۷ [۲] آلِ عمران : ۲۶ [۳] المومنون : ۸۸ [۴] یٰسین : ۸۳
[۵] المومن : ۱۲ [۶] الانعام : ۶۲ [۷] مشکوٰۃ۔ کتاب الامارۃ۔ فصل ثانی ص ۳۲۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يجد رائحة الجنة ۔ [1] ہے وہ جنت کی ہوا بھی نہیں پائے گا۔

۲۔ شوریٰ دوسری اہم چیز شوریٰ ہے یہاں کسی امیر کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ اپنی مرضی اور خواہش سے احکام نافذ کرے۔ اسے احکام خداوندی کی پیروی کرنا ہوگی اور اجتہاد واستنباط اور اس کے نفاذ میں اسے مقتدر اور ذمہ دار افراد سے مشورہ کرنا ہوگا۔

۱۔ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ [2] — اور ان کا کام آپس میں مشورے سے ہوتا ہے

۲۔ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ [3] — اور معاملات میں ان سے مشورہ لے۔ پھر جب پختہ ارادہ کرلے تو اللہ پر ہی بھروسہ کر، اللہ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

۳۔ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العزم قال مشاورة اہل الرائ ثم اتباعهم [4] — حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزم کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا اہل الرائے سے مشورہ کرنا اور پھر ان کی پیروی کرنا۔

۴۔ عن عمر بن الخطاب قال لا خلافة الا عن مشورة [5] — مشورے کے بغیر کوئی خلافت نہیں۔

حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے۔

من دعا الی امارة نفسه او غیره من غیر مشورة من المسلمین فلا یحل لکم ان لا تقتلوه [6] — جو شخص مسلمانوں کے مشورے کے بغیر اپنی یا کسی اور شخص کی امارت کے لیے دعوت دے تو تمہارے لیے حلال نہیں کہ اسے قتل نہ کرو۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔

اجمعوا العابدین من امتی واجعلوه بینکم شوری ولا تقضوا برای خاصة [7] — میری امت کے عابد لوگوں کو جمع کرکے باہمی مشورہ کرو اور کسی ایک رائے پر فیصلہ نہ کرو۔

---

[1] طبرانی ص ۲۰۴ [2] الشوریٰ : ۳۸ [3] آل عمران : ۱۵۹ [4] ابن کثیر جلد ا
[5] کنز العمال جلد ۵ حدیث ۲۳۵۴ ص ۱۳۹ [6] ایضاً حدیث ۲۵۷۷
[7] روح المعانی جلد ۲۵ ص ۴۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ عدل و انصاف

تیسری اہم چیز عدل و انصاف ہے۔ کسی دشمنی، کسی مفاد اور کسی خواہش کی وجہ سے اسے مجروح نہیں کیا جا سکتا۔

۱۔ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۱؎

نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی میں باہم کسی کی مدد نہ کرو۔

۲۔ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۲؎

اور کسی قوم کی دشمنی تم کو اس پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ سے قریب تر ہے۔

۳۔ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۳؎

اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمھاری مغفرت کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایتِ ربانی کے تحت عظیم اصول عطا فرمائے:

۱۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۴؎

ہم نے اپنے رسولوں کو دلائل کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان اتاری تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں اور ہم نے لوہا اتارا۔ اس میں شدت کی سختی ہے اور لوگوں کے لیے فائدے بھی۔

۲۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو انصاف پر قائم ہونے والے اللہ کے لیے گواہی دینے والے رہو گو (معاملہ تمھاری اپنی ذات یا ماں باپ اور قریبیوں کے خلاف ہو اگر کوئی امیر ہو یا غریب تو اللہ دونوں کا (تمھاری نسبت) زیادہ خیرخواہ ہے۔ سو تم خواہش کی پیروی نہ کرو تاکہ عدل کر سکو اور اگر تم پیچدار بات کرو یا (حق سے) اعراض کرو تو

۱؎ المائدۃ: ۲ ۲؎ المائدۃ: ۸ ۳؎ النور: ۲۲ ۴؎ الحدید: ۲۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا[1]	یقیناً جو تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے۔
۳- اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ[2]	اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کو ادا کر دو اور جب لوگوں میں فیصلہ کیا کرو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انما هلك من كان قبلكم انهم يقيمون الحد على الوضيع ويتركون الشريف والذى نفسى بيده لو فاطمة بنت محمد صلعم فعلت ذلك لقطعت يدها[3]	تم سے پہلے جو امتیں گزری ہیں وہ اس لیے تباہ ہوئیں کہ وہ لوگ کم تر درجہ کے مجرموں کو قانون کے مطابق سزا دیتے اور اونچے درجے والوں کو چھوڑ دیتے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو میں ضرور اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

حقوقِ انسانی کا تحفظ

انسانی تاریخ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کارنامہ بے مثیل ہے۔ کہ آپؐ نے انسانی حقوق کا تحفظ کیا ہے۔ آج دورِ جدید میں جن بنیادی حقوق کی بات ہوتی ہے ان کی رحمۃ للعالمین نے بہت پہلے رہنمائی دے دی ہے۔ مثلاً جان و مال کی حفاظت، عزت و ناموس کی حفاظت، شخصی آزادی کا تحفظ، عقیدے اور مسلک کی حفاظت، حقِ ملکیت کا تحفظ اور قانون کے سامنے تمام انسانوں کی مساوات وغیرہ۔

اس ضمن میں آپؐ کے بعض ارشادات ملاحظہ ہوں:

۱- قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فذلك المسلم الذى له ذمة فلا تخفروا فى ذمة الله[4]	رسول اللہ نے فرمایا جس نے ہمارے طریقہ پر نماز پڑھی، ہمارے قبلہ کی طرف رخ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلم جس کے لیے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ قائم ہو چکا ہے تو اللہ کے ساتھ اس کی دی ہوئی ضمانت میں دغا بازی نہ کرو۔

[1] النساء: ۱۳۵ [2] النساء: ۵۸ [3] بخاری ج ۲ صفحہ ۲۶۰ [4] بخاری باب فضل استقبال القبلہ ج ۱ صفحہ ۵۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا۔

۱۔ فان دماءکم واموالکم واعراضکم حرام الی ان تلقوا ربکم کحرمۃ یومکم ھذا[۱]

بلا شبہ تمھاری جان و مال اور آبرو ایک دوسرے کے لیے اسی طرح محترم ہے جس طرح آج کا یہ دن۔۔۔ حتیٰ کہ تم اللہ سے جا ملو۔

۲۔ کل المسلم علی المسلم حرام دمہ وماله وعرضه[۲]

مسلمان کی ہر چیز مسلمان پر حرام ہے، اس کا خون بھی، اس کا مال بھی اور اس کی آبرو بھی۔

شخصی آزادی آپؐ نے فرد کو ہر قسم کے حاکمانہ جبر و استیصال سے نجات دلائی اور فرمایا:

۱۔ عن مقدام بن معدیکرب وابی امامۃ عن النبی صلعم قال ان الامیر اذا ابتغی الریبۃ فی الناس افسدھم[۳]

مقدامؓ بن معدیکرب اور ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ امیر جب لوگوں کے اندر شبہات کی تلاش کرے تو ان کو بگاڑ دیتا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی واقعہ شخصی آزادی کے تحفظ کے لیے کافی ہے:

عن بہز بن حکیم عن ابیه انه ای جدہ قام الی النبی وھو یخطب فقال جیرانی بما اخذوا؟ فاعرض عنه مرتین ثم ذکر ما شاء فقال النبی خلوا له عن جیرانه[۴]

بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (ان کے دادا) حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے در آنحالیکہ آپؐ خطبہ دے رہے تھے انھوں نے سوال کیا کہ میرے پڑوسیوں کو کس قصور میں گرفتار کیا گیا ہے؟ نبی صلعم نے دو مرتبہ اس سے صرف نظر کیا تو اس شخص نے پھر کچھ کہا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اس کے پڑوسیوں کو چھوڑ دو۔

میثاقِ مدینہ رائے اور مسلک کی آزادی کا بہترین نمونہ ہے۔ اس کے علاوہ پورا خطبہ حجۃ الوداع

---

۱ ابن ہشام جلد ۴ ص ۲۵۰ ۲ مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الظلم ج ۸ ص ۱۱، ابوداؤد ص ۲۴۲

۳ ابوداؤد کتاب الادب باب النہی عن التجسس ج ۴ ص ۲۷۵ ۴ ابوداؤد کتاب الاقضیہ ج ۳ ص ۳۲۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسانی حقوق کے تحفظ کا ایک چارٹر ہے۔

ہم نے زندگی کے چند پہلو گنوائے ہیں اور ان کے متعلق بھی محدود دائرہ مختصر معلومات پیش کی ہیں۔ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی جامع الصفات اور پوری زندگی کے لیے رحمت ہے۔ بلکہ کائنات کی ہر شے کے لیے رحمت ہے۔ اسی طرح آپؐ کا پیغام بھی رحمت ہے۔ حقیقت میں آپ اپنی ذات کے اعتبار سے بھی اور پیغام کے اعتبار سے بھی مجسمہ رحمت ہیں آپؐ کی ذات ذاتی اور نبوی رحمۃٌ للعالمین کا کامل ظہور ہے۔ یہاں ایک بات خاص طور پر قابلِ ذکر معلوم ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ رحمۃٌ للعالمین کا ظہور اس وقت ہوا جب انسان اس کامل شخصیت اور مکمل پیغام کے اہل ہو چکا تھا اس نے پہلے اس کی ارتقائی منازل میں اس کے فہم کے مطابق کام کیا۔ جونہی وہ پختہ ہو گیا رحمۃٌ للعالمین کو پیدا کیا۔

علامہ اقبال نے غالباً اسی جانب اشارہ کیا ہے ؎

خلق و تقدیر و ہدایت ابتداست
رحمۃٌ للعالمینی انتہاست

(تخلیق، تقدیر اور ہدایت سے ابتدا ہوتی ہے اور رحمتِ نبوی سے تکمیل)

رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کو ایک نمونہ بنا کر پیش کیا جو مسلموں اور غیر مسلموں کے لیے رحمت ہے۔ آپؐ نے تکمیلِ اخلاق کی، اور عمل کا اظہار اس طرح کیا جو حسنِ خلق، رحمت و شفقت اور ایثار و ہمدردی کے لیے ضرب المثل بن گیا۔ اپنی گزارشات کو حالی مرحوم کے اشعار پر ختم کرتا ہوں ؎

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا — مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا — وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی، غلاموں کا مولا

خطا کار سے درگزر کرنے والا — بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا — قبائل کا شیر و شکر کرنے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

اللھم صل علی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین آمین!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ